

اسلامی ریاست میں

غیر مسلموں کے حقوق

(شید الحمد (جالندھر))

پیشہ اس کے لفظ مصنفوں کے متعلق کچھ کہا ہے تھے ممکنہ ہرگز کو دنکھات کی وفات کر دی جائے اور نہیں
میانسان کا مقام ثانی مسلمانوں کے غیر مسلموں کے علاقے۔

جان کے بیان کا تسلیم سمجھا جو انسان کے سماں کے خلاف کوئی نہیں کر سکتے اسی طرز میں بالصریح یہ بڑا
بڑا کہ انسان اپنے اعلیٰ حکماء اور افسوسیوں کو سمجھتا ہے اپنے ایجادوں کو سمجھتا ہے اس کا بیان کرنے ہوئے
قرآن پیکٹ کے ساتھ سب سے بڑا تھا انسان کو حکمیتی پر بھی کہا۔ ایک دوسرے کوئی تھا جسے وقت خداوند سے
یوں خلاص کیا تھا۔ مسیحیوں کے ساتھ اسلامیوں کی قومی روح پر بھکتی کی وجہ سے اجدهہ کرتے ہوئے^{گرد روٹ}

انسان اپنے اعلیٰ حکمیتیوں کے ساتھ کوئی خلاف نہیں کر سکتا اسی طرز کے تو قرآن کی پیروی ہے
دوقت سے کہا جائے کہ کہہ کر رہا تھا اس کے ساتھ ملک و ملکیتیوں کے خلاف نہیں اسلام کے ظروف پر
ہے اسلام کو خداوند کا دین کہا گیا اس کے ساتھ ملکیتیوں کی بھی بیانیں کی جائیں گے اسی پر
رسول کو ملکی طبقہ کے خلاف بھی۔ اسلامی ملک و ملکیتیوں کا ایک جو یہی شخص ہے
جس کی عنوان کا سمجھنا مدد کرنے پڑتا ہے اسی سے بھی کہا جائے کہ اسلام ایک دین اور صرفاً
بالخصوص انسانیت کے خلاف کوئی مدد کرنے کا دین نہیں بلکہ ایک دین کے درجے پر ہے
سچھ عدالت کے خلاف کوئی مدد کرنے کا دین نہیں بلکہ ایک دین کے درجے پر ہے اسی طرز میں ایک سافر
کو کھانے پر مدد کرنے کا دین نہیں بلکہ ایک دین کے درجے پر ہے اسی طرز میں ایک دین کے
بہت سی ہواؤں کا اعلیٰ اعلیٰ بستہ جو اپنے بیانیں بالے سے سوتھی کر کر کے اسی طرز میں ایک دین کے

بجدیں خدا نے حضرت ابراہیم کی سخت سرگشش کی اور کامیں تو اسے پھر سوال ہے اپنی بیویت سے بہرہ دکر دیتے ہیں لہ
تر فیصلی ملکات میں پاپنے والی سے خدا ہر کو اسے بہرہ دکلائیا۔ اللہ
اس اپنی نکریں لذان کا مامن مقام سے لذت مشیت لایا ہی یہ کہ لذان کا اپنے جلد کاراناں میں کوئی شکر ہو اور دنیا
پا پشتیم کے دلائل کی راستہ احمد صلت بحق ترقیت کے اگر وہ دلائل کرنے میں ناکام ہے تو ہے قرآن مجید کے عقابی انسان
کو سزا کا حق نہیں۔

جنان کیک دو حصے کئے ہیں۔ مسلمان لا خیر ملبوں سے مسلمانے کا عمل ہے تو اس پر بہت کچھ کل کی بحث پر اپنے کہلے کیں
افسر کا مقام ہے کہ بیشتر مغربی مشرکوں نے اس اہم موضوع پر جذبات سے خوب پڑ کر اسلامی فلسفہ کی تبلیغ کیتی جو شیخ
کیا ہے۔ مثل کے طور پر سید علی جو پور کہتا ہے، ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“، اس بخشش سے اپنے کہلے کیں
بنگل میں جو نکتے ہے۔ کہ اپنے مغلیق کی راہ میں جہاں فری کرائیں کہ قانون کی پیر دی کریں ہیں۔ اس کا فردی قیمت ہے
نکلا ہے کہ گورنمنٹ سے ملک کی پیر فروں تک نہیں ان انسانوں کے پر اب ہو گئے ہیں۔

ہے تھا کہ تم ان سے احسان کروادا میں اضافت کرو یعنی خدا اضافت کرنے والوں کو دست بخوبی ہے۔
اللہ کو دست پر فرائیت ہے کیونکہ نبی ہے جو اپنے قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر سارے
اگلے سے اس سے بڑی بڑی سے بھلی اور تغیرت کے کام میں تعاوی کریں اور اتحادی میں مدد و
کریں۔ مسلمان کے لیے یہی زندگی کے لیے قرآن پاک کا یہی کیف ہے ہر اسلامی ہے۔ اہل قرآن پاک کا یہ حکم کہ قرآن
مکرم سے جنگ کرو اور ان سے دوستی اختیار نہ کرو۔ صرف ان بغیر مسلموں پر صادق آئا ہے جس سے عالم
برسموں کا ہوں یہ ایت پور رکھنے کے قابل ہے کہ منہب کا اہم انسانی صفات میں تغیرت اور فروخت پیدا
کرنا ہرگز نہیں۔

اسلامی بیاست میں بغیر مسلموں کے حقوق

۱۔ نہایی آزادی۔ چونکہ مسلمانوں اور بغیر مسلمانوں کے بینیں تعلقات ان پرینی ہیں اور مسلمانوں کو نیکی
کے کاموں میں مدد و مول ہے تھا ان کا حکم ہے یہ جو یہ کہا اپنے کو رکھا ہے تب جن مشکل کام تھیں وہ تک کمالی
بیاست میں غیر مسلمانوں کے حقوق کیا ہیں جسیں حکم بین مسلم اور غیر مسلم پیشے دنیادی اور کے یہ ایک بیاست
تمام کرنے کا فیصلہ کرتے تھیں وہاں باہر تر زندگی لیکر کرنے کے لیے دونوں کو اسی حقوق ملیں۔ وہ است
چے کہ اسلام و مذہب و بیاست کی پیغمبر کی اتفاقی نہیں ہیں بلکہ اسی کا یہ طلب نہیں کہ اسلام کو دوسرے منہب
کی قیمت پر اپنی حریقی حاصل ہے یا اسے اپنی بھروسے کیے بیاست کے تحفظ کی ضرورت ہے اس کے لیے
اسلام پر شخص کے لیے مرتکر اور آنادی سائنس کا حق کا تسلیم کرتا ہے۔ یہ ایمان کا ایک حصہ ہے کہ منہب کے
اور منہب کے مابین کوئی ذاتی معاشرہ ہے جس کا مفہوم ہے سب کو کوئی کوئی حق نہیں کہہ دیا جائے جو بالی میں اس
پر مقتول ہے۔ لہذا اسلامی بیاست ان صافی میں ایک منہب کی بیاست نہیں جو مفترس کی بیاسی بیان میں اس
تفصیل کے طبقے میں اسلامیتی فروخت سے بچو ہے کہ وہ غیری اور نہیں بلکہ آنادی فروختی ہے اور
یہ کہ منہب کی آنادی کو اسلام کی بھی کسی اسلامی بیاست میں پیش نہیں کیا کہ منہب کو اسلام فروخت کا خواہ کی بھی نہیں
کیا کہہ تو قتل سے بچو یہی فروخت کے ہے جس کو پرداز کر کاچا ہے تو کوئی فروخت کے لیے اسلام مسلمانوں کو
جنگ کے اجنبیت پر کھینچتا ہے اگر ایسا فانتہ اور قرآن کی سکھیاں اگر مذہب مسیحیوں کو ایسا کھینچتا ہے جو غیری زندگی
کی آنادی فروخت کیتے تو ان پاک یہ منہب کی آنادی کے متعلق تقدیم کیا جاتے کہ مذہب مسیحیوں کو رسول اللہ کم

اللی اللہ علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پھیلی تو اور بیوی اپنے سکنی تک مدد سے کئے تھے کیونکہ اُو سے ہر فزان کو آزادی نہ ممکن تھی۔
میری میز جو حستہ کے بعد رہنے والے کیلئے میں کہاں کے تباہی سے بچتی ہیں یعنی جو بگی خانہ میں تھا کہ میشاق کیا تھا۔
یتاریخی و تاریخی علم کی تابعیت ہے ایک کلدی بحقہ کی حیثیت کو تھی تھے اس میشاق کی اُو سے:

- ۱- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یک شہری رہاست قاتل کی جس کے شہری مسلم انہی کو دیتے۔
- ۲- دو ذو زندقہ میرے پر کوئی حکم کو صورت میں اس کے مقابلے کے ذریعہ تھے۔
- ۳- دو ذوی بھک کے اخراجات برواشت کرنے کے پابند تھے۔
- ۴- دو ذوی کو مکمل بندہ بی کا نادی حاصل تھے۔
- ۵- بیوی اپنے عاشرے کا یک حصہ قصر پر ہوتے تھے۔

اس میشاق سے بیبات ہمال ہوتی ہے کہ اُوں بیوی اپنی بیعت اور فرم بیوی رسماں اکٹھی کا نادی حکم اپنے پر
کوئی بجزیہ ادا نہیں کیا گی تھا کیونکہ جزوں کی پرکھا جانا ہے جو خارج میں حصر مدار نہیں۔ بعد میں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے تباہی کے عساکر سے ایک اور حکم دیا۔ فویں اس حکام کے تباہی تباہی رہاست دیتے
جاتے ہیں۔

اُن کی بھی تحریر نہیں ہوگی۔ ان کے لیے فوجی سروں کا نہیں ہوگا۔ ان کے حفاظتی اضافات کی جائے گا۔ ان کا نہیں
مال، نہیں، اگرچہ اور ان کی ہر ہلکیت کو چھوٹی ہر یا بڑی، مکمل حفاظت کی جائے گی۔
چونکہ فوجی سروں کا نہیں ہوگی اس لیے مد فوجی دینے کے باوجود تھے ایک حصہ اُن کے لیے عرب عبد الرؤوف
بنت قطبہ نے بزرگ کا پانچ تھوڑی تو اھٹی جزئی کی دلائیں میں تھیں تراوید ہیں۔ اس اھٹی صورتے میں اُن کی طرح
حصاقات دینے کر کرایا گئے۔ دوسری طرف یہی حصہ کے مطابق کوئی فوجی سروں سے مستثنی تھا۔ اگر اُن کے عوض
اُن پر جزوں کا دیا گی۔ اسی مکانے نما طاقت احتیاک کرنی ہے لیکن کوئی مکار ہے جو کوئی زادہ خلافتیں
پیش کیا گی۔ اور اس بیعت میں دس سوئی ہے۔ تھوڑی سے مسلم اور غیر مسلم دو ذوی تھے جو اُن کا نہیں ہے ایک طرف
نہیں بھاگ کر کی صورت میں پیغام برسر میں پکڑنے تھے۔ میں تھا اس کی وجہ میں تھا اس کی وجہ میں تھا اس کی وجہ
ہے کہ دین کے معاطل میں کوئی جو نہیں۔ پھر اغیرہ سلم اپنے نہیں ہے جو کا جاہ نہیں ہے ملک کا نادی ہے۔ مدد میں صاحب
کبھی اس کو کم احترم نہیں کرے کہ مسلم اور سوئے ذریعے میں تھے اور تباہی اور تباہی کو اکھیں۔ اسی مکار کی وجہ
بوجستہ ایجادی پر فیر کر ازدواج تھے اُن۔ ”زوج اس کے بعد حکمت کی پہلی صورتی میں جسماں اُن کے مقابلے فرقہ کو کوئی

آنکه این از این دلایل است که نیازی نداشتم خود را بخواست اما کسی نداشتم که من را بخواست.

ابد ہر سال کا جائزہ ملکہ تین بھائیتے تھیں جو کل بھارت ہندو دار ریاستی ہمہ ملن دو چڑی میں پہنچاتا ان میں ایک نہایتی نہیں تھا کہ جگہ کئے تھے میراث کی تھے تو انہیں بخوبی پہنچ کر مسلمان اپنے خیر ملہوں کی پہنچ اور اپنے بھائیتے اسی لیے مشرک سال کا بھی فخر ہوا ہے اور اپنے بھائیتے کو کرتے ہیں۔ اس کو کہاں کیلئے جایا بے پیشہ نہیں کیا جا سکتا تھا ملہوں کا مسلمان ملاد آفیشیوں کے نامہ دی کر جائیں ان سے میں اور ان کی بارز شکلیت و مقدرات کے از ایک کاشش کرو۔ ہماری پختہ سماجی عادات الیکیں ہیں جو بیان اور درہنہ تھاں کے سارے اس ساختہ پر نہیں پائی جاتیں جو کامیاب ہے میں خیا ز بحکمت رہنے میں مدد بھولنے بھوت سی برائیں کو ختم رکھے۔ قتل کے طور پر بھوت بھدت کی حدت اجس کا بیش حصہ ایمان و مکرتوں نے ذکر کیہے ماضی میں چوتھے ملک نے ایسی پہنچت بھدت کی خلاف بست کام کی ہے۔ اب بھی ملاد فیر مسلمان خیر بھی یادوں کے عادوں سے اس خیر انسانی عادات کو جو مسلمان کے بنیادی اصول کے خلاف ہے، خلاف کی طرف گوشش رکھے ہیں۔ ایسا کہنے سے ہم ان سماجی اور اخلاقی امت اور فروغ میں سمجھے جائیں کہیے ہر اسلامی خوبی کو تھاں ہے۔

صیاحتوں کے بیانات اور رضاہی میں سے یہ تاثر بھی ملتا ہے کہ شاید اسلامی ریاست کے بجائے ایک دنیاہی (Secular) ریاست میں خیر یا خوبی ہو داری اور آزادی فریدہ ہوگی۔ جیسا کہ اور پر کہا جاتا ہے اسلامی ریاست اسی عین میں خوبی ریاست نہیں ہے بلکہ اسی عین میں خوبی سیاسی غلظت میں بر املاخ تھا۔ اسیلئے حقیقت یہ ہے کہ اسلامی ریاست نہ خوبی ہو رکھی میں وہ ریاست ہے جو سوچت، لیکن وہاں خلاف اہل کی اس حکم کو بوجہ ہے جس مدد کے وہ انسانی و تکالیفی آزادی خواہیں دلتے کہ کمالی اور برا کے لیے کوشش ہیں۔ اسی وجہ سے اصولوں کے علاوہ جو کہ یقیناً اُن لا اسلامی ریاست اور مواد میں بھروسہ کرو یا تھیں، ہم کو شکار ہیں۔ اسلام کا انسانی پیغام سے بھی تعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو اسلامی پیگٹنگ کیں کن کہ اس کا کہا شہر ہے ہیں اُن پر اسلام کی روشنی اور اسلامی قیامت کی اپاریت ہے۔ اسلام کا ایں دل کے سکونت ہے کہ لیے کافی خود پریش ہیں کہ تبلکہ الٰہ کے بچوں کا بھی ہے کہ دو خوشیں مرستیں اور دو انسانیں سنیں اور گھنٹے دو کا حصہ اور خود کے تلفیزیں۔ یہ بحث وہی تھیں کہ چیزیں کہ شریعت و دینی شریعت میں بوجہ کا انسانی ذمہ ہے اور کہ مسند اور بے۔

جیسا کہ مذکور کیا ہے جو کرنے سے مزدوری کی کمکتوں کی وجہ سے تعلق ایک
مشقیں دیتا تھا اسی کی کمک کرنے کا مذکور ہے مگر یہ مذکور کی خلاف کام کی مشقیں دیتے ہیں اور

میں کوئی کاروائی کی خواہ نہیں ہے اور میں اپنے بیانات کا تصریح پر مشتمل ہوں گے۔ ہم یہ تصور نہیں کرتے کہ پیدا خدا
علیٰ سائل کو سمجھنا نہیں کا چیز نہ ہو کہ مثال کے طور پر امریکہ کے دین میں ہے میں اسلام جسکے "کام جاؤں کہ کوئی ایسا
تکالف و نفع نہیں کر سکے جس سے منزہ نہیں کر سکے کی ایک نعمت کی حمایت ہوتی ہے یا اس کی آنکوادی پرند پڑتی ہے۔"
ملائے ازیں، دیانت ہے نعمت اور کوئی کمی پہنچ کر ایسا کیے کہ اس کے لئے کسی کوئی منزہ نہیں کر سکتے ہے اس کی نعمت نہیں ہے۔
لیکن گلی نعمت کی میں پر مشتمل ہو جائے کہ ایسے دین سے مسائل پر یقین ہے کہ ایک دخون یا ایٹ پاپک بندہ اُف
ایجکٹ نہیں کر سکتے مثلاً کی کذیل کی دعا کو لوں یہ پڑھائی جائیں کہ (جو دین پر مشتمل ہے اس کو اُن طور پر سمجھتا ہے کہ
دیا جائے) :

"اس خدا کے ذمہ بالل ہم یہ کرتے ہیں کہ ہم تیرستہ ملائج ہیں اصلیتیلے اپنے ملائے
اس خدا کے اُن کے کبیے تجسس خیز و برکت کے مالا بھی ہیں۔
کچھ عالمیں نے اُن مولک کے خلاف دولت ہو دی ہے اور کوئی کہ ملک کے کوئی نہ کافی نہ ہے اسی سے
لیکن کسی شخص سے یاد نہیں اُن شہنشاہ کے عہدہ ملائیں (Mormons) بھی بھی اُن کا خوش ہے وعده
ازدواج کے قابل ہیں لیکن کافروں نے قبول اُردو اُج کو نہیں فرمایا ہے۔ ملائیں نے ملائے سے پہلے جو کی کہ
یہ تلفظ منزہ بی اُندازی کے منافی ہے۔ یہاں کے شاہزادے (Jehova's Witnesses) کوئی کہ اُن طرز کی
حکایات کے سامنہ نہ رہ سکے یہ اُن کے شاہزادے پرستی کے خلاف ہی۔ اس بنی اسرائیل اُن کے پیغمبر کے سامنے نہیں کرتے
وہ بھیں یہی صحت ہیں یعنی۔ ان کے اس نہیں رسیدی کو حکام نے خلافتہ اُن کیماں اور ایسا اُن خلیل کیسید جیروم
کشت نے اُن کے خلاف انتقام کی کارروائیں اور بزرگ ختر کیا۔ اُن مسائل سے بیان ہو گی کہ ہمارا اُن خلیل کیسید جیروم
کوئی بھی متعلق مقابلہ کیسے کر سکتا تھا اس کا کام کیا کہیا ہے۔ لیکن کوئی کافروں نے ایسی میں ہی اُن کے کمیں پر
خیل ہو گا اُن شہنشاہ اُردو اُج کو اگرست ملائکن کے لیے ہو گے لیکن فیزیون کے لیے خیل ہیں کہ اُن کیں حل
قریبیت ہے اُنہیں خوب پہنچنے اور اُن کو اگرست کرنے میں کوئی کاروائی ہے۔ شاید اسلامی دیانت میں سے کوئی ہو
اقتفیت کی جیسا کہ منزہ بی اُندازی کے علاوہ جو مثال اُندازی بھی تسلیم کر لے ہے۔ میانت منزہ بی اُن کوئی پیدا ہے کہ اُن
فقہاء اور علماء اُن منزہ بی اُندازی اتفاقیں کرتے ہوں۔ میانت ایک مکمل قرآنی تحریر اُن اُندازی پر مسلط اُپر اُنکی منزہ بی اُندازی
کو کہا جائے کہ "الوصول فی المَنَانِ الْحَسْنَیَةِ" ۔

اسلامی دیانت کا انجمن کے عاصمہ میں اس مذاقہ سے میسح بکرو۔ دیانت کے ایسا کام ہے لیکن مغلی ملزمان کے

بیکار دمہست کوں لے کر عرب کے تلقن دیشت ہے۔ یہاں جس ہے کہ فرمیں مل جو دست بیس امداد بیسیات
وچھے ہوئے اسلامی ریاست نہیں فتحیں۔

ہب سی ای ہجۃ

موجودہ نظام و نکالت جو دنیا مالک کی بیداری دیں۔ لگر کوئی نظام حکومت عالم انسان کے مقامی ہے
تے اسلام میں کام کا سامنہ سے اسلام نکھلی خاصیت تمہاری حکومت و قمع نہیں کیا کیونکہ بہترین نظام انسانی ذہن کی ترقی
کے طالب اور کرامی تجربات پر بنی ہوتا ہے۔ نئے حالات نئے نئے مسائل پیا کرتے رہتے ہیں اور ذہنگی مسلسل
تعمیر پر ہے لہذا کوئی بھی نظام خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہے، اکلی مدد غافل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ اہم لوگوں کی صوابیدی
پڑھو تو دیا گیا ہے کہ مالکت کے مطالب جس نظام کی پڑھیں اسے اختیار کوئیں۔ اسلام فتحیہ پابندی کا کہ کرتے ہے کہ
نظام جسیں بھی ہر دن پہنچیں ہوں، اُنکی حکم باد باد حکام کے مسلسل کی تکید کرتا ہے جسیں کوئی ملکوں کا خیال ہے کہ حکومت
کا لادیں اور غالباً جو شکنندہ حکومت کی لاملازیت اور نیاز سے بنتے ہے۔ عمل کے ملادہ مسلم خدکین اس خیال
کے بھی بھیں کہ قدیمی نظام کم کی سیچ جیت حاصل ہے۔ اس بات کو کہہ ہیں قوم کا حصہ ہیں۔ اس مالک
سے تحریت ہیں۔ جو بھی بات قوم کا کوئی اغتر فرمائی جائے، لیات میں ملک اور کل ہند کا گرس کے ہناؤں نے مشرک طور پر
بڑوں کی ملکیت کوئی بھی کیا تھا جسیں ہیں یہ کہاں تھا کہ، تک گرس کے ملکیک ہناؤں کو کہ کہیں کہ ملک میں مکمل
انتظام کے بعد ایسا انتظام سے جو ایسا نہ مفہوم ہواد کریں کہ مستقبل کی مدنون حکومتیں ان یقین دہیوں پر صاد کریں ہیں۔
وہ اس عنزہ کا بھی ایسا کرکے ہیں کہ ملکیت منصب، ملکت اور جنین، وہ سب شروع کے مجاز مقامات کی پاسانی
کریں گے۔ اپنے ہر ہی ہجۃ کی تھیں میں سب شری ایسا کہ جائیں گے۔

بلیں قدر اکثر سوچ کر اس کا کوئی زخم نہیں کہ بہاسیں ہم کی تحریت کرتے جو کہ فرماتا ہے۔ آپ کا بھی ہذب
میں اور عقیدہ ہے جیسا کہ اصل ریاست کا اس سے کوئی سروکھیں ہم سب ایک ہی مالکت کے بھری اور برادر
کے بھری ہیں۔ یہ سوچ میں ہیں اس جزو کو کچھ مختصر تصور کر کا چاہئے۔ آپ دیہیں کے کوادت اگر نہ کے
ساتھ ہندا بھروسہ کے اور ملک میں فرم جائیں گے۔ مثیں استیلاستیں کیوں کہہ کر مذہب ہم
شخص کا ذاتی مصالح ہے بلکہ یا ای اعتبراء اللہ ایک ریاست کے بھری ہم کی چیزیں ہیں۔
خاب ہمیزی کرنے میں جو ایں تاریخیں ہوئے جو پاکستان کے ممالک نے فرمہ ہمیں تکیا ہے۔

دست افریان معاشروں کے مقابل ہے جو قرآن مجید میں فیر سلوں سے کہنے کے تھے۔ جو کہ اپر بیان ہو چکا ہے
میثاقیہ دریں کے مقابل جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ کیا تھا۔
صلاف انہیوں دلیل سے ہجہ کیا تھا کہ

- ۱۔ ایک «مرے سے باہم شدہ کیا کیں کے»
- ۲۔ جگہ کی صفتیں فریقین اور جماعت بعاثت کرنے کے۔
- ۳۔ بیردنی حکم کی صفتیں صدیقہ کا مشترکہ دفعہ کرنے کے۔
- ۴۔ مسلمان اور یہودی ایک ہی قوم کا حصہ ہیں۔ (یا کسی اعتبار سے)
- ۵۔ دو قبیلے ہمہ میں آزاد ہوں گے۔

یہ پہلا معاشرہ قابو رسالہ اکرمؐ نے مدینہ کی شہری سیاست میں پروردیوں سے کیا تھا۔ موجودہ دریں مسلمان اور
فیر سلوں کے مقابلے میں بالائی اور قائم اکبیلوں میں باہمی مشاہدہ ہے یہاں کام بخوبی ختم سر انجام دے سکتے ہیں۔

حوالہ بلاحالات کے پڑی نظر فیر سلوں کی حق مقالہ ہے کہ «مسلمان یا قومی اکبیلوں میں اپنے نمائے سے بھیجوں
اویس مسلمان اسلام کی نوے اپنے عمد کو پورا کر لئے کے پاندی ہیں۔ لہذا یا کسی امور کے مناسباً یہیں اتفاق ہے اپنا کڑا ادا
کرنے کی مجازیں جمال و کثرت کیا طبع و انتظام کیلئے اکبیلوں میں نشیعیں مقور کرنے کا سال ہے
اُن کا مذہب ہے کتنی علیحدگی ہے۔ اس کا تعلق انتظامیہ ہے۔ اور حالات کے علاقے یہ صالح طے کیا جاسکتا
ہے۔ مثل کے طور پر اتفاقیوں سے مخففاً اور فیاضاً بتاؤ کی فہرست اگر قومی اکبیلوں میں ان کی نشیعیں محفوظ کر دی
جائیں یا ساروںی خازنیوں میں ان کے لیے کتنی کوٹا۔» مقرر کردیا جائے تو اسلام کی بھروسہ کے مقابلے ہیں۔ یہ
کہنا تحصیل ماحصل ہے کہ کمیت اور تقلیل کے مہاذوں پر پاری دینیوں اور بریجٹ و شورہ لانی ہے۔ یہ کم مذہبی ہو
پر بکش زریقین کا داخلی اور بیرونی مسئلہ ہے اور اس بحث میں صرف دینی حدود سے سکتے ہیں جن کا اس سے برابر راست
تلنے ہے۔

اس بحاظ پاپ تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔ بروکل مزید مذاہدہ کے طور پر اس کا اقدامہ ضروری معلوم ہوتا ہے
کہ اسلام ایک ایسے معاشرے کے قیام کا خواہاں ہے جو حق و افضل پر یعنی اسلامی انتظامیہ کو دین کا ماحصل ہے۔
اس معاشرے کا الین تھامنا ہے کہ مسلمانوں کے مابین رشتہ کو یہ سرحد اور ایک جگہ سے مغرب کے سین
ملکوں کے اس مشاہدے میں کافی سلامت حاصل ہو چکے کمزبیں کیلئے انصافی خاندان ترتیب و تقدیم کے ارادہ

ابو شرق قدم کیلے کچھ تعلق کر رہا ہے جس کی وجہ سے کیلے کشاں اور زارا پہنچیں جو مسلمی تحریک میں دن ان
تباہی، حکم و مذکالت سے بچتے ہیں۔ اس نظم میں اپنی مدد دی جاتی ہے تاکہ جو فتنوں کی سیکھی کو عین
حرب اسلام سائی پر اپارہن نہیں کر سکتے۔ ”وزن خدا کے غریب“ اسلام کو تحریک کر اسلامی حرب
اور آزادگی کے حصول کے لیے کیک ترقی پر یاد روانی سے خوش کی تین ہی صرف ہے پہنچیں یہ اسماں خود جو
استحصال، غارت، اتفاق، افراد، اور بخشی سے پہنچو جہت کو پہنچیں کہ انسانیت کی بیکاری اور خدا کی بیان، تقطیم
کے لیے انسان کے احکام کے ذریع کی خالی تحریک کرنے والوں کے تدبیح کیلے بکشیں کیں۔

مکمل

- ۱- المحتَكَن ۴۵ : ۳۰
- ۲- المحتَكَن ۱۵ : ۶۹
- ۳- مشکرۃ الْمُصَابِیع وَلِبَلْهَبَتِی اللَّهِ بِرَوَاتِ الْجِیَہِ
- ۴- بِسْتَکَن (بخاری) بحسب احسان صفو (۲۶۰)

Sir William Muir. "The Caliphate, Rise, Decline and Fall".

Edinburgh, 1924 P. 602

- ۵- المحتَكَن ۷ : ۱۹۰ و ۱۹۱
- ۶- میر ابن حثیم، مکمل المحتکن
- ۷- المحتَكَن ۷ : ۶۰
- ۸- المحتَكَن ۵ : ۲۵
- ۹- المحتَكَن ۷ : ۲۲
- ۱۰- میر ابن حثیم، مکمل المحتکن
- ۱۱- میر ابن حثیم، مکمل المحتکن
- ۱۲- مکمل المحتکن پور پور کتاب جیوب
- ۱۳- رسالہ الی ایشہ، مولانا حبیب الدین کنٹ، و مولانا حبیب الدین کنٹ کی ترجمہ انجام دیا گیا (۱۹۹۲ء)
- ۱۴- الوشنون السیاسیہ (فتحیہ) (۱۹۹۰ء)۔ فتحیہ البستان (فتحیہ) (۱۹۹۰ء)

۱۳۔ **الوثائق السياسية**۔ ملادہ ایں کے خاتم جو سماں کا طبق
لندن اپریل ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئے حضرت پر کے اس نصیلے سے جو دنیا ہر قوم پر کہے کہ ایک ایسا منضم
مفاد ہمار کو ہمیشہ میری تحریر کرتا ہے۔

۱۴۔ **T. W. Arnold : "The Preaching of Islam"** Lahore P. 63.
این کتاب Islamic Law (لندن ۱۹۱۱) میں ذکر ہے میدانی سے بھی اس مادہ پر بحث کی ہے۔ ملادہ بین
شیعی فرانس کی کتاب رسالہ الجزیری میں اخظر رائیں جس میں اخرون نے کہا ہے کہ جزو نادی کا نفاذ ہے جو اسلام
سے پہلے عربی زبان میں مستقل تھا۔ پر کوئی اسناد، مطلوع نہیں کہ جس سے فیر سلوک کو مسلمانوں سے الگ کرنے مقصود ہے۔

Outlook, Karachi, November 4, 1974. - 10

R. L. Cott : American Democracy in Theory and Practice U.S.A. - 14
1966, p. 440-42.

E. Mosley : "The last days of British Raj," London 1961, p. 298 - 14

Hector Bolitho : "Jinnah" Oxford 1966 p. 197 - 14

۱۵۔ یہاں یہ ممالک کی جا سکتے ہے کہ ایک ملک کو فیر سلوک سے کوچکتہ بندوق کی بحث ہے۔
دب، کیا فیر سلوک کو ایک ستم سکت ہے میں مدد حکومت چنانجاں سکتے ہے۔
(ج) کیا کسی تعزیب کے اتفاق میں قرآن مجید کے اس فیر سلوک کی خوبی کی تبیہ سے حکومت بجا رہے ہے میں نہ ان
سلاطیں پر ایک ملکہ و ملکمن بھروسیں "پاکستان میں استقامت بخوبی اور عدالت میں بحث کی ہے۔ اس ساتھ کہا جاتا
ہے شائع کی جائے گا۔